۲۰۲۲

منتخب مرثیے

در حالِ مُخدّراتِ عصمتؑ

احوالِ شہادت

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

فہرست

مرثیہ۔(۱)

۱

بھولے گا یہ جہاں نہ تڑپنا امامؑ کا
مسموم ہو کے درد وہ سہنا امامؑ کا
تنہائی میں جہاں سے گُزرنا امامؑ کا
غُربت میں ہائے دفن وہ ہونا امامؑ کا
بھائی کو موت قبر میں ہے سُلا گئی
خواہر وطن سے ڈھونڈتی بھائی کو آ گئی

۲

آواز دے رہی ہے کہ ماں جائے بے وطن
اے بھائی تم سے ملنے کو آتی ہے یہ بہن
پہنچی قریب قُم کے جو وہ موردِ محن
پائی خبر کے مر گئے بے کس شہِؑ زمن
اِک آہ کی تڑپ گئی خاموش ہو گئی
معصومہؑ ہائے صدمے سے بے ہوش ہو گئی

۳

آیا جو ہوش بولی کہ بھیّا کہاں گئے
چھوڑا مریضِ غم کو مسیحا کہاں گئے
سہہ سہہ کے ظلم اے شہِؑ والا کہاں گئے
کس سمت ڈھونڈے تم کو یہ دُکھیا کہاں گئے
ماں جائے تم سے ملنے کو ہَمشیر آئی ہے
تم سو گئے مزار میں بھیّا دُہائی ہے

۴

ہمراہ تھا رِعایا کے حاکم بہ احترام
سب تھے سیاہ پوش کہ تھا ماتمِ امامؑ
معصومہؑ کی سواری تھی مجمع ہوا تمام
سر کو جُھکا کے سب نے کہا آپ کو سلام
بولے سلام لیجیے غم خوار آئے ہیں
پُرسہ قُبول کیجیے عزادار آئے ہیں

۵

پردے کا اِک مکاں میں کیا خاص اہتمام
معصومہؑ کو اُتارا وہاں پر با احترام
بھائی کے غم میں روتی تھیں معصومہؑ نیک نام
آنکھوں سے اشک جاری رہے آہ صبح و شام
کہتی تھی مَر گئے مِرے مظلوم بھائی جاں
مجھ سے بچھڑ گئے مِرے مظلوم بھائی جاں

۷

یوں قُم میں اُٹھ رہا ہے جنازہ غریب کا
دل کو دُکھا رہا ہے جنازہ غریب کا
سب کو رُلا رہا ہے جنازہ غریب کا
تُربت کو جا رہا ہے جنازہ غریب کا
سب شیعہ سر برہنہ ہیں آنسو بہاتے ہیں
ہے ہے جنازہ بی بیؑ کا وہ لے کے جاتے ہیں

۶

القصّہ غم میں بھائی کے صدمہ ہوا کمال
اشکوں کو ساتھ لاتا تھا بھائی کا ہر خیال
آخر عَلیل ہو گئی شہزادی خوش خصال
بِستر سے اُٹھ نہ پائی نقاہت کا تھا یہ حال
بھائی کے پاس بھائی کی وہ نوحہ گر گئی
معصومہؑ بی بی ہائے جہاں سے گزر گئی

۸

لاشہ وہ غم زدہ کا لِٹایا مزار میں
معصومہؑ کا جنازہ سُلایا مزار میں
اس غمزدہ کو ہائے چھپایا مزار میں
پنہاں نظر سے ہو گیا لاشہ مزار میں
معصومہؑ بی بی ہائے جو مرقد میں سوتی تھی
رُوحِ رضاؑ بھی قبر پہ خواہر کی روتی تھی

مرثیہ۔(۲)

۱

جب تین سال تک نہ ملی بھائی کی خبر
گھر سے ہوئی روانہ وہ قُم کو نیکو سیَر
پہنچی وہاں تو دیکھتی کیا ہے وہ نوحہ گر
کالا لباس پہنے ہوئے ہے ہر اِک بشر
ایسی خبر سُنی کہ جگر غم سے ہِل گیا
دیدار کا جو شوق تھا مٹّی میں مِل گیا

۲

اَشرافِ شہر کو ہوئی معلوم یہ خبر
آئی ہے قُم میں خواہرِ سلطانؑ بحر و بر
پُرسے کے واسطے ہوئے سب جمع نوحہ گر
جوشِ قلق سے چاک گریباں برہنہ سر
ہر سو یہ دِل فِگار جو صورت عیاں ہوئی
معصومہؑ ایک شیعہ کے گھر مہماں ہوئی

۳

دن رات غم میں بھائی کے رہتی تھی دل حزیں
ہر وقت اشکِ غم سے تھی آلودہ آستیں
چوکھٹ پہ نوحہ کرتے تھے ہر آن مومنیں
ماتم سرا میں عورتیں رونے کو آتی تھیں
غُل تھا مُسافرت میں مصیبت اُٹھائی ہے
ماتم کی صف غریب بہن نے بچھائی ہے

۴

پھر یاد آیا واقعہ ایک کربلائی کا
پُرسہ دیا کسی نے نہ زینبؑ کو بھائی کا
جو حال کربلا میں تھا زہراؑ کی جائی کا
غم خواہرِ رضاؑ کو تھا شہؑ کی جدائی کا
کوہِ مَلال دل پہ اُٹھانے سے اُٹھ گئیں
آخر اسی قَلق میں زمانے سے اُٹھ گئیں

۵

کُل سولہ روز قُم میں رہیں بادلِ حزیں
جنّت میں کی زیارتِ شاہِؑ فلک نشیں
تکلیفِ دردِ ہجر سے جاں بر ہوئی نہیں
بھائی کی شکل آنکھوں میں تھی وقتِ واپسیں
باغِ جہاں سے سوئے جناں کوچ کر گئیں
بس منہ سے ہائے بھائی کہا اور مر گئیں

www.emarsiya.com

۶

شیعوں کا ایک ہجوم جنازے کے ساتھ تھا
غُسل و کفن کے بعد یہ آپس میں طے ہوا
قادر غُلام آپ کا ہے مردِ پارسا
معصومہؑ کو لحد میں اُتارے وہ با حیا
اِس خدمتِ جلیل کے قابل کوئی نہیں
یاں کوئی اور اِس سے سِوا مُتّقی نہیں

www.emarsiya.com

۷

یہ باتیں ہو رہی تھیں یکایک اُٹھا غُبار
رُخ پر نقاب ڈالے نظر آیا اِک سَوار
بڑھ کر زبانِ حال سے بولا وہ سوگوار
ہاں ہاں پھوپی کی لاش کو چھونا نہ زِنہار
مجھ کو یہی امید تھی تم سب کی ذات سے
دفناؤں گا پھوپی کو مگر اپنے ہاتھ سے

www.emarsiya.com

۸

وہ تھا نواں امامؑ جنازے پہ آگیا
پڑھ کر نماز دفن کیا لاشہ آپ کا
پنہاں ہوا نِگاہوں سے عالم کا پیشوا
آئی جناں سے فاطمہؑ زہرا کی یہ ندا
زینبؑ کی طرح ہے تو مصیبت زدہ بہن
غُربت نصیب بھائی ہے غُربت زدہ بہن

مرثیہ۔(۳)

۱

زینبؑ کو جس طرح سے شہِؑ دیں سے پیار تھا
معصومؑ قُم کی بی بی بھی تھیں بھائی کی شیدا
بھائی کو دیکھ دیکھ کے دل شاد ہوتا تھا
الفت میں اپنے بھائی کی یہ حال تھا اُس کا
اوجھل وہ اپنی آنکھوں سے ہونے نہ دیتی تھی
بھائی پہ صدقے ہونے کو تیار رہتی تھی

۲

آمادۂ سفر ہوئے جس وقت سے امامؑ
ہاتھوں سے فاطمہؑ نے کلیجے کو لیا تھام
کہتی تھی یوں امام رضاؑ سے وہ نیک نام
بن آپ کے میں جی نہ سکوں گی شہِؑ انام
سمجھاتے تھے امامؑ تو منھ تکتی رہتی تھی
قابو نہ دل پہ رہتا تو جا کر لپٹتی تھی

۳

دامن کو چھوڑتی نہ تھی اِک پَل امامؑ کے
رخصت کسی طرح سے کیا دل کو تھام کے
دن رات روتی رہتی تھی غم میں امامؑ کے
صدقے نِکالا کرتی تھی بھائی کے نام کے
نظروں میں پھرا کرتی تھی تصویر بھائی کی
پھر کیوں نہ رہتی منتظر ہمشیر بھائی کی

۴

گزرا جو وقت زیادہ نہ کوئی خبر مِلی
مضطر سوا تھی اور بڑھی دل کی بے کلی
بھائی کے پاس جانے کو تیار ہو گئی
یا یوں کہو کہ اِن کی قضا اِن کو لے چلی
کرتی تھی دعا خالقِ اکبر سے یہ رو کر
یا رب مجھے اب جلد ملے میرا برادر

۵

منزل بہ منزل شوقِ برادر میں گزر کر
معلوم کیا باقی رہا کتنا اب سفر
پھر ہو گئی علیل وہ منزل پہ پہنچ کر
دیکھا سیاہ لباس میں واں سب کو آن کر
پوچھا سیاہ لباس میں کیوں سارے لوگ ہیں
کوئی امیر مر گیا جو سب بہ سوگ ہیں

۶

لوگوں نے کہا روکے نہیں ضبط کا یارا
مامون نے امامؑ کو ہے زہر سے مارا
یہ سُن کے گریں خاک پہ معصومہؑ قضارا
ماتم کیا بھائی کا وہیں کچھ نہ تھا چارا
عزّت کے ساتھ لے گئے جب مومنیں تمام
آتی تھیں قُم کی بیبیاں پُرسے کو صبح شام

۷

بھائی کے غم کو بھائی کی شیدا نہ سہہ سکی
دس بیس دن بھی ہائے وہ زندہ نہ رہ سکی
غُسل و کفن بھی ہو گیا اور قبر بھی مِلی
اُس عاشقِ رضاؑ کی قبر قم میں ہی بنی
افسوس میسّر نہ ہوا شاہؑ کو کفن
محروم رہا غُسل و دفن سے شہِؑ زمن

۸

بعدِ حسینؑ ظالموں نے ظلم یہ کیا
زینبؑ کو شہؑ کے لاشے پہ رونے نہیں دیا
رانڈوں پہ کر کے ظلم ستاتے تھے اشقیا
دردر پھراتے تھے لعیں بے جُرم و بے خطا
جو پوچھتا تھا راہ میں ہیں کون بیبیاں
کہتا تھا شمر ہنس کے ہیں زہراؑ کی بیٹیاں

مرثیہ۔(۴)

۱

زہراؑ کی یادگار، ہوں لاکھوں تمہیں سلام
ذیشان ذی شِعار، ہوں لاکھوں تمہیں سلام
ایماں کی تاجدار، ہوں لاکھوں تمہیں سلام
کلثومِؑ ذی وَقار، ہوں لاکھوں تمہیں سلام
شیعہ سلام کرتے ہیں بی بی سلام لو
مولا علیؑ کی لاڈلی بیٹی سلام لو

۲

بچپن میں بھی عظیم تیرا مرتبہ رہا
عِرفان اور علم بھی اعلیٰ تیرا رہا
کردار تیرا سیرتِ خیرُ النّساء رہا
اور حِلم تیرا صورتِ خیرُ الوَریٰ رہا
اعلیٰ صفات لے کے تو ذی شان بن گئی
اور دیں کی ناصرہ بہ دل و جاں بن گئی

۳

کرب و بلا میں ہائے مصائب گزر گئے
سارے عزیز سامنے آنکھوں کے مر گئے
عبّاسؑ مر گئے علی اکبرؑ گزر گئے
اٹھّارہ بھائی کوُچ زمانے سے کر گئے
میداں سے خوں بھرے ہوئے لاشے جو آتے تھے
اہلِ حرم کو ہائے وہ غم خوں رُلاتے تھے

۴

پامال دیکھی قاسمؑ بے پر کی لاش ہائے
زخمِ جگر لیے علی اکبرؑ کی لاش ہائے
گردن چھدائے وہ علی اصغرؑ کی لاش ہائے
بے دست تھی نہر پہ برادر کی لاش ہائے
اِک اِک کے غم میں روتی تھی دل کو دُکھاتی تھی
تھامے کلیجہ درد سے آنسو بہاتی تھی

۵

تھی عصر کربلا میں جو آیا تھا زلزلہ
دیکھا کہ پیاسا کٹتا ہے ماں جائے کا گلا
پیاسے گلے سے خون بہا کانپی کربلا
بے سر ہُوا رسولؐ کی آغوش کا پلا
بھائی کی لاش گھوڑوں سے پامال ہوتی تھی
ہمشیر دل فگار تڑپتی تھی روتی تھی

۶

چادر چھِنی، پھر آگئی بازو میں ریسماں
اونٹوں کی ننگی پُشت پہ وہ ساری بیبیاں
بازارِ شام اور وہ بیوُوں کا کارواں
دربار وہ اور ہائے نبیؐ کی نواسیاں
ہے ہے رسولؐ زادیاں بَلوائے عام میں
زہراؑ کی بیٹیاں گئیں دربارِ شام میں

۷

اک سال ہائے قیدِ ستم میں رہے حرم
سینوں میں ہائے درد سے گھُٹنے لگے تھے دَم
سہہ سہہ کے ظلم کرتے تھے اسلام پر کرم
آنکھوں سے خون دل کا برستا تھا دَم بہ دَم
صدمے اُٹھائے دین کو آباد کر دیا
خود قید ہوکے دین کو آزاد کر دیا

۸

پر آج تیرے غم کا اندھیرا ہے چار سُو
بادل غم و الم کا گھنیرا ہے چار سُو
ماتم جہاں میں آج یہ تیرا ہے چار سُو
بزمِ عزا ہے درد کا پہرا ہے چار سُو
سہہ سہہ کے غم جو بی بیؑ زمانے سے جاتی ہے
ارض و سما سے رونے کی آواز آتی ہے

۹

آلِ عباؑ میں شور ہُوا وا مصیبتا
بنتِ علیؑ کو آئی قضا وا مصیبتا
سہتی رہی ہے ظلم و جفا وا مصیبتا
ہے ہے نہ چَین جس کو مِلا وا مصیبتا
مظلومہ غمگُسار وہ سیدانی مر گئی
بھائی کی سوگوار وہ سیدانی مر گئی

۱۰

روتے تھے سب عزیز کہ کلثومؑ ہائے ہائے
اے غم نصیب بے کس و مظلوم ہائے ہائے
دنیا میں چَین سے رہی محروم ہائے ہائے
کربل کے بعد سے رہی مغموم ہائے ہائے
تُربت میں ہائے بے کس و مظلوم سو گئی
پنہاں لحد میں حضرتِ کلثومؑ ہو گئی

مرثیہ۔(۵)

۱

سر پیٹو مومنو کہ قیامت کا وقت ہے
بنتِ علیؑ کی آج یہ رِحلت کا وقت ہے
کلثومؑ کی جہان سے رُخصت کا وقت ہے
تابوت اُٹھ رہا ہے یہ رِقّت کا وقت ہے
شیعوں میں غُل ہے حضرتِ کلثومؑ مر گئیں
صغراؑ کے بیَن ہیں کہ پھوپی جاں گزر گئیں

۲

کرب و بلا میں روئی بہتّر کی لاش پر
قاسمؑ کی لاش پر کبھی اکبرؑ کی لاش پر
سرورؑ کی لاش پر کبھی جعفرؑ کی لاش پر
ہاتھوں سے دل پکڑ لیا اصغرؑ کی لاش پر
کرب و بلا میں چَین سے اک پَل نہ سوئی تھی
اٹھّارہ بھائیوں کے جنازے پہ روئی تھی

٣

شانوں میں ریسمان بندھی وا مصیبتا
سر ننگے شہرِ شام گئی وا مصیبتا
زندان میں یہ قید رہی وا مصیبتا
ایذا ہر اِک قدم پہ سہی وا مصیبتا
روئی مہِ صیام میں حیدرؑ کی لاش پر
پھر روئی کربلا میں بہتّر کی لاش پر

٤

کرب و بلا سے شام تلک دُرّے کھائے ہیں
بعدِ حسینؑ صدموں پہ صدمے اٹھائے ہیں
لہجے میں بو ترابؑ کے خطبے سُنائے ہیں
کلثومؑ نے بھی شانے رسن میں بندھائے ہیں
زینبؑ کے ساتھ قید میں آفت یہ پائی ہے
عابدؑ نے اپنی بہن کی تُربت بنائی ہے

٥

آئی مدینے قیدِ مصیبت سے چھوٹ کر
روئی تڑپ کے دیکھا جو ویران اپنا گھر
ہے ہے حسینؑ کہہ کے گری دُکھیا خاک پر
کہتا تھا روکے حضرتِ عبّاسؑ کا پسر
کرب و بلا میں باپ کی فُرقت کا غم مِلا
آکر وطن میں آپ کی فُرقت کا غم مِلا

٦

تابوت پر جمع تھیں نبیؐ زادیاں تمام
کہتی تھیں روکے مر گئیں اب خواہرِ امامؑ
کرتی تھی اپنے بھائی کا ماتم یہ صبح و شام
آتا تھا جب بھی سامنے پانی کا کوئی جام
کہتی تھی پیاسا قتل کیا ہے حسینؑ کو
حیدرؑ کے لال فاطمہؑ کے نورِ عینؑ کو

۷

آگے ہے اس طرح سے روایات میں لکھا
کلثومؑ کے جنازے پہ ماتم ہوا بپا
بانو سے رو کے حضرتِ زینبؑ نے یہ کہا
کلثومؑ کی جدائی کا صدمہ ہے یہ بڑا
صدمے اُٹھا کے دارِ فنا سے گزر گئی
بیٹی علیؑ کی آج مدینے میں مر گئی

www.emarsiya.com

۸

خواہر کے غم میں حضرتِ زینبؑ ہیں بے قرار
تابوت سے لپٹتی ہیں رورو کے بار بار
باقرؑ تڑپ کے روتے ہیں بانو ہیں اشکبار
تابوت پہ یہ کہتے ہیں سجّادِؑ نامدار
مظلومہ و غم خوار خدا حافظ و ناصر
اے شہؑ کی عزادار خدا حافظ و ناصر

www.emarsiya.com

مرثیہ۔(۶)

۱

اُمِّ کلثوم خواہرِ زینبؑ
زندگی بھر سہی تو رنج و تعب
گزرے رونے میں تیرے روز اور شب
مر گئی غم اٹھا کے ہائے غضب
اب علیؑ و بتولؑ روتے ہیں
پیٹ کر سر رسولؐ روتے ہیں

www.emarsiya.com

۲

بھائی کو روز و شب جو روتی تھی
منھ کو اشکوں سے اپنے دھوتی تھی
غم سے فرصت جسے نہ ہوتی تھی
جان رو رو کے اپنی کھوتی تھی
وہ جہاں سے گزر گئی ہے ہے
اُمِّ کلثومؑ مر گئی ہے ہے

۳

یاد آتے ہیں تیرے غم بی بیؑ
وہ اسیری وہ قید کی سختی
تجھ پہ یورش غم و الم کی تھی
اف وہ روداد بے ردائی کی
تجھ کو جب سے غمِ حسینؑ ملا
ایک پل بھی تجھے نہ چین ملا

۴

قید سے چھوٹ کے جب وطن آئی
ساتھ بھائی کا اپنے غم لائی
ضبط کرنے نہ پائی دکھ پائی
دیکھا جس دم مدینہ چِلّائی
غم پہ غم ہم اٹھا کے آئے ہیں
سارے گھر کو لُٹا کے آئے ہیں

۵

اے مدینے ہمیں قبول نہ کر
کٹ گیا تیغ سے حسینؑ کا سر
چھن گئی تھی سروں سے بھی چادر
واپس آئے ہیں پھر کے ہم دردر
مرتے دم تک یہ غم اُٹھانا ہے
ایسا آنا بھی کوئی آنا ہے

۶

ہم مصیبت اُٹھا کے آئے ہیں
قید خانے میں جا کے آئے ہیں
بھائی بیٹے گنوا کے آئے ہیں
قبر شہؑ کی بنا کے آئے ہیں
ساتھ بیٹے ہیں اور نہ والی ہیں
گودیاں بیبیوں کی خالی ہیں

۷

بَین روکر کیے جو زارو قطار
غم سے دل ہوگئے سبھی کے فگار
داغ تیرے تھے ایک دل پہ ہزار
کتنی پُر درد تھی وہ تیری پُکار
غم سے دل چور چور تھا تیرا
بہتے اشکوں میں نور تھا تیرا

۸

ہائے کیسی اُلٹ گئی تقدیر
گئی دربار میں تو ہو کے اسیر
آخری سانس تک رہی دلگیر
اُمِّ کلثومؑ خواہرِ شبّیرؑ
کربلا جب بھی یاد آتی ہے
یاد ہم کو تری رُلاتی ہے

مرثیہ۔(۷)

۱

سجّادؑ جب دوبارہ اسیرِ جفا ہوئے
زنجیرِ ظلم و جَور میں پھر مُبتلا ہوئے
روحِ رسولِؐ پاک کو صدمے سِوا ہوئے
درد و الم بتولؑ کو بے اِنتہا ہوئے
غُل تھا کہ پھر مدینے کی بستی اُجڑ گئی
گردن میں طوق، پاؤں میں زنجیر پڑ گئی

۲

جب سب اسی طرح سے ہوئیں منزلیں تمام
صحرا مِلا تب ایک قریبِ دیارِ شام
دن چُھپ گیا نمود ہوئی شامِ سیاہ فام
اُس دن رئیسِ شام نے سب سے کیا کلام
اُترو یہیں کہ راحتِ آب و طعام ہو
بہتر یہ ہے کہ شب کو اِسی جا مقام ہو

۳

القصّہ جس گھڑی کہ نمایاں ہوئی سحر
لشکر ہُوا یزید کا آمادۂ سفر
اُٹھیں وُضو کو خواہرِ سلطانِؑ بحر و بر
فضّہ نے جاء نماز بچھائی بہ چشمِ تر
اِک دم ملول حد سے سِوا ہوتی جاتی تھیں
زینبؑ دعائیں کرتی تھیں اور روتی جاتی تھیں

۴

فارغ ہوئیں دُعا سے جو زینبؑ بہ چشمِ تر
فضّہ کو تب بُلا کے یہ بولی وہ نوحہ گر
یاں سے بہت قریب ہے، سُنتی ہوں وہ شجر
خوؔلی نے جس درخت میں باندھا تھا شہؑ کا سر
لے چل وہاں پہ فاطمہؑ زہراؑ کی جائی کو
روؤں گی اُس درخت کے نیچے مَیں بھائی کو

۵

روئیں بیان کرکے جو زینبؑ بہ حالِ زار
مابینِ دشت ہائے حُسیؑنا کی تھی پُکار
اِک باغ تھا وہاں کہ ہر گُل تھا جس کا خار
تھا مُہتمِم وہاں کا تمیمِ ستم شعِار
ظُلمت عیاں تھی کُفر کی اُس بد خصال سے
رکھتا تھا بُغض دل میں محمدؐ کی آل سے

۶

سُنتے ہی بَین غیظ میں آیا وہ بد زباں
پہنچا قریبِ دُخترِ خاتونِ اِنس و جاں
تھا آہنی جو ہاتھ میں اِک بیلچہ گراں
مارا شقی نے فرق پہ زینبؑ کے ناگہاں
غش آگیا زمین پہ تھرّا کے گر پڑیں
سر پر لگی وہ ضرب کہ تیورا کے گر پڑیں

۷

دوڑی یہ حال دیکھ کے فضّہ بصد اَلم
دیکھا کہ جسمِ پاک میں باقی نہیں ہے دَم
دوڑی وہاں سے پیٹتی سَر وہ اسیرِ غم
عابدؑ کے پاس آ کے پُکاری بہ چشمِ نم
جنّت میں سوگوارِ شہِؑ بحر و بر گئیں
جلد آیئے کہ زینبِؑ دلگیر مر گئیں

۸

اے سر گروہِ آلِؑ عبا وا مصیبتا
سر پر اُڑاؤ خاکِ عزا وا مصیبتا
تازہ ستم یہ اور ہوا وا مصیبتا
زینبؑ نے کی جہاں سے قضا وا مصیبتا
سامانِ غُسلِ زینبِؑ دلگیر کیجیے
جلدی پھوپی کے دفن کی تدبیر کیجیے

مرثیہ۔(۸)

۱

برباد الٰہی نہ کوئی پردہ نشیں ہو
بے مقنع و چادر نہ کوئی زار و حزیں ہو
پردیس میں ویراں نہ کوئی صاحبِ دیں ہو
تر خونِ برادر سے کسی کی نہ جبیں ہو
زینبؑ سی جو آوارہ وطن ہو وہی جانے
جس بی بیؑ کے بازو میں رسن ہو وہی جانے

۲

جانکاہ ہے زینبؑ کی مصیبت کا فسانہ
دربارِ یزید ستم ایجاد میں جانا
پھر چھوٹ کے اُس خانۂ برباد میں آنا
گزرا تھا اِسے بھی نہ ابھی ایسا زمانہ
کچھ کم نہ غمِ شاہؑ خوش اقبال ہوئے تھے
قتلِ شہؑ مظلوم کو دو سال ہوئے تھے

۳

بد زن جو ہوا آہ یزیدِ ستم ایجاد
کیا قہر ہے پھر قید ہوئے عابدؑ ناشاد
پھر زیورِ آہن اُنھیں پہنا گئے جلّاد
لاچار سوئے شام چلے حضرتِ سجّادؑ
تیرِ غم و حسرت کا نشانہ ہوئیں زینبؑ
فضّہ کو لیا ساتھ روانہ ہوئیں زینبؑ

www.emarsiya.com

۴

رستے میں بھتیجے سے ملیں زینبِؑ ناچار
پہنچی معہ سجادؑ کسی باغ میں اک بار
اُس روز رہے شب کو وہیں عابدِؑ بیمار
منھ ڈھانپ کے روئیں جو ہوئے صبح کے آثار
عابدؑ سے کہا خواب میں آج آئے تھے بھائی
تشریف ہمیں دیکھنے کو لائے تھے بھائی

www.emarsiya.com

۵

ہے شوقِ مُلاقاتِ شہِؑ صابر و شاکر
اِس گلشنِ ایجاد میں ہوں آج مُسافر
اے قیدی و بیمار خدا حافظ و ناصر
فضّہ سے کہا میری ہے یہ خدمتِ آخر
اِس دشت میں اُلفت ہے مجھے ایک شجر سے
خوشبوُ میں زیادہ ہے بہت وہ گُلِ تر سے

www.emarsiya.com

۶

فضّہ گئی صحرا میں نظر اُس نے کی اک سوُ
دیکھا جو درخت اُس نے تو جاری ہوئے آنسو
زینبؑ کو وہاں لے گئی وہ بے کس و خوش خوُ
اُس نخل سے جو آئی گُلِ فاطمہؑ کی بوُ
جی یادِ سرِ شاہؑ میں کھوتی رہی زینبؑ
اُس نخل سے لپٹی ہوئی روتی رہی زینبؑ

۷

چلّائی عجب درد سے ہے ہے شہِؑ ذیشاں
باغ ایک جو تھا متّصلِ زینبِؑ نالاں
تھا اُس میں زُبیر ابنِ تمیم ایک بد ایماں
کہتے ہیں وہی تھا چمن آرائے گلستاں
وہ اپنی شقاوت میں سِوا خار سے نِکلا
رونے کی صدا سُن کے وہ گلزار سے نِکلا

۸

دستِ ستم ایجاد میں تھا آہنی اوزار
آگاہ ہوا بنتِ علیؑ سے جو ستمگار
وہ ظلم کیا اُس نے، ہِلا گُنبدِ کرّارؑ
صدمے سے زمیں بوس ہوئی خواہرِ ابرارؑ
تھرّائے فلک آئیں جو تیورا کے زمیں پر
غُل تھا کہ گریں فاطمہؑ غش کھاکے زمیں پر

۹

بس بہرِ مُلاقاتِ برادر گئیں زینبؑ
سائے میں اُس شجر کے قضا کر گئیں زینبؑ
روتے رہے عابدؑ سوئے کوثر گئیں زینبؑ
جنگل میں برادر کی طرح مر گئیں زینبؑ
فضّہ نے کہا پیٹ کے فریاد خدا کی
لو احمدِؐ مُرسَل کی نواسی نے قضا کی

۱۰

سجادؑ کا تھا حال غم و رنج سے تغیر
تھا صاحبِ اعجاز جو وہ صاحبِ توقیر
گردن سے ہوا طوق جُدا پاؤں سے زنجیر
کی صورتِ کفن و دفنِ خواہرِ شبّیرؑ
آفت سے چھُٹیں زینتِ تُربت ہوئیں زینبؑ
بھائی سے ملیں داخلِ جنّت ہوئیں زینبؑ

مرثیہ۔(۹)

۱
لکھا ہے جو پھر قید ہوئے عابدِؑ بیمار
گھبرا گئیں سُن کر یہ خبر زینبِؑ ناچار
کرنے لگیں فریاد کہ اے خالقِ غفّار
باز آتے نہیں جَور سے اب تک یہ ستمگار
سجّادؑ کو پھر شامیوں نے گھیر لیا ہے
ثابت نہ ہوا کچھ بھی کہ کیا اِس کی خطا ہے

۲
آوازِ بُکا زینبِؑ مغموم کی سُن کر
اعدا سے یہ فرمانے لگے عابدِؑ بے پر
رونے سے پھوپی کے ہوا ٹکڑے دلِ مضطر
مِل آتا ہوں ناموس سے مہلت دو جو دم بھر
ہاتھوں سے تمہارے نہ اماں پائے گا قیدی
پہنے ہوئے زنجیر کہاں جائے گا قیدی

۳
یہ کہہ کے حرم میں گیا رخصت کو وہ بیمار
زینبؑ سے کہا قید ہوا پھر یہ دل افگار
کرتا ہے طلب شام میں پھر حاکمِ غدّار
رورو کے یہ فرمانے لگیں زینبِؑ غمخوار
تنہا تمہیں اے نورِ نظر جانے نہ دوں گی
بن آپ کے اس گھر میں کبھی مَیں نہ رہوں گی

۴
روتی ہوئی اسوار ہوئیں زینبِؑ غم گیں
سب منزلیں طے کر کے قریں شام کے پہنچیں
جس دشت میں فوج اتری وہیں آپ بھی ٹھہریں
بیمار ہوئیں رنج سے ہمشیرِ شہؑ دیں
صدمہ ہوا منھ اشکوں سے دھونے لگی فضّہ
مظلومیٔ معصومہؑ پہ رونے لگی فضّہ

۵

ہوش آیا جو زینبؑ کو تو فرمایا کہ فضّا
اک نخل میں سر بھائی کا لٹکا تھا اِسی جا
تو جا کے پتا اُس کا ذرا جلد لگا آ
مَیں نے ہے ابھی خواب میں شبّیرؑ کو دیکھا
چہرا ہے کچھ اُترا ہوا مغموم سوا ہیں
بُشرے سے ہویدہ تھا کہ خواہر سے خفا ہیں

۶

فضّہ گئی اور آئی سراسیمہ و مضطر
کی عرض کہ دیکھ آئی مَیں اے خاصۂ داور
روتی ہوئی خیمے سے چلیں زینبِؑ بے پر
پہنچی جو قریبِ شجر وہ لرزاں و مضطر
کی آہ و بُکا ایسی کہ غش کر گئیں زینبؑ
فضّہ کو گماں اِس کا ہوا مر گئیں زینبؑ

۷

بُستان میں پہنچاتا تھا آب ایک جو گمراہ
تھا نام تمیم اُس کا وہ تھا دشمنِ اللہ
اک بیلچہ تھا دستِ نجس میں لیے بد خواہ
مارا سرِ اقدس پہ تو غش آنے لگا آہ
اُٹھا نہ گیا زینبِؑ غم ناک سے ہے ہے
جاری ہوا خوں زخمِ سرِ پاک سے ہے ہے

۸

اِس طرح سے راوی نے روایت میں ہے لکھا
اُس ضرب سے معصومہؑ کا دم ہونٹوں پہ آیا
پڑھ کر کلمہ مر گئی وہ ثانئ زہراؑ
تب سینہ و سر پیٹ کے رونے لگی فضّا
جا کر کہا عابدؑ سے قضا کر گئیں زینبؑ
جلد آیئے قربان گئی مر گئیں زینبؑ

مرثیہ۔(۱۰)

۱

حدِّ عروجِ نامِ طہارت ہیں فاطمہؑ
تکمیلِ نورِ مہرِ شرافت ہیں فاطمہؑ
آئینۂ جمالِ نبوت ہیں فاطمہؑ
مِفتاحِ قُفلِ بابِ اِجابت ہیں فاطمہؑ
ہُشیار اے قلم نہ کمی ہو ثواب میں
ہر حَرف با وُضو ہو عقیدت کے باب میں

۲

اللہ رے آستانۂ عِصمت کا احتشام
وہ جاہ، وہ جلال، وہ شوکت، وہ اہتمام
ڈیوڑھی پہ عاشقانِ مؤدّب کا اژدہام
اور صحن حوٗریوں کی قطاروں سے لالہ فام
چوکھٹ پہ دست بستہ ملائک کھڑے ہوئے
جیسے دُلہن کے فَرق پہ موتی جڑے ہوئے

۳

شاہد ہیں اِن کی ذرّہ نوازی پہ اِنس و جِن
گر تنگئِ معاش میں قُدرت ہو مُمتحِن
سورہ اُتار لیتے ہیں بخشش کے تین دن
یاں داد و بخشش و جوٗد میں حائل نہیں ہے سِن
یہ بھی ہُوا عطا کے اِسی آسمان میں
بچّے نے پر عطا کیے فِطرُس کو دان میں

۴

یہ بارگاہِ نور اگر خاک پر نہ ہو
قُراں کی آیتوں کا کوئی مُستقَر نہ ہو
مریمؑ کی پارسائی کبھی مُعتبر نہ ہو
حاصل جبینِ شوق کو شائستہ در نہ ہو
ہو جائے یہ مکان جو خالی مکین سے
کَٹ جائے آسمان کا رشتہ زمین سے

۵

افسوس! ایسی پاک سُکونت گہہِ بتولؑ
ہرگز نہ تھی جماعتِ اَشرار کو قُبول
ایذائے سیّدہؑ کے بھی درپے ہوئے جہول
لکھا ہے یوں بدل گئی اُمّت پسِ رسولؐ
جو دَر تھا حق کی راہ دِکھانے کے واسطے
لے آئے آگ اُس کو جلانے کے واسطے

۶

بیٹھے ہیں ضبط کر کے شہنشاہِؑ اِنس وجاں
روکے ہوئے مزارِ پیمبرؐ ہے سِسکیاں
بیتُ الشّرف کی آگ سے اُٹھنے لگا دھُواں
چھائی بہارِ گلشنِ تطہیر پر خِزاں
کُل کائنات جس سے رَسَد مانگتی رہی
وہ اُمّتِ پدر سے مدد مانگتی رہی

۷

تاریخ میں نہ ہوگی اِس انداز کی مِثال
رونے کو چھوڑ دی گئی تنہا نبیؐ کی آل
رکھا نہ کچھ رسولؐ کی تاکید کا خیال
درجَل چُکا تو گھر میں در آئے وہ بدخِصال
اک بار پھر مُحافظِ دینِ خدا ہوئے
پابندِ ریسمانِ ستم مُرتضیٰؑ ہوئے

۸

ناگاہ دیکھا چاہنے والوں کا اِضطراب
اُفتادِ ناگہاں پہ یہ کھاتے ہیں پیچ و تاب
اصحابِ باوفا سے کیا آپؑ نے خِطاب
لازم ہے تم پہ صبر فِدایانِ بوترابؑ
غم کا مظاہرہ نہ میرے مسئلے میں ہو
یہ مرضیٔ خدا ہے کہ رسّی گلے میں ہو

مرثیہ۔(۱۱)

۱

مہرِ سپہرِ عِزّو شرافت ہے فاطمہؑ
شرحِ کتابِ عِصمت و عِفّت ہے فاطمہؑ
مِفتاحِ بابِ گُلشنِ جنّت ہے فاطمہؑ
نورِ خدا و آیۂ رحمت ہے فاطمہؑ
رُتبے میں یہ زنانِ دو عالم کا فخر ہے
حوّاؑ کا اِفتخار ہیں مریمؑ کا فخر ہے

۲

کچھ روز سے بتولؑ کی حالت ہوئی تباہ
روتی تھیں اپنے حُجرے میں پہروں بہ اشک و آہ
حسرت سے منھ پہ بچّوں کے کرتیں کبھی نِگاہ
کہتیں کبھی علیؑ سے کہ اے ضیغمِ اللہ
کرتی ہے موت قطعِ سخن اشتیاق کے
ایّامِ وصل گزرے دن آئے فراق کے

۳

رُخصت ہے تم سے اور وصیّت ہے یہ مری
بچّوں سے میرے رہیو خبردار یا علیؑ
میرے حسنؑ حسینؑ کو ایذا نہ دے کوئی
مجھ سے جُدا یہ رات کو سوئے نہیں کبھی
مر جاؤں جب تو چھاتی پہ اِن کو سُلائیو
دونوں کو پیار کیجیو گلے سے لگائیو

۴

یہ کہہ کے چُپ ہوئی جو وہ مخدومۂ زماں
زینبؑ یہ بولی فضّہ سے بہ چشمِ خوں فشاں
کچھ کہتے کہتے ہو گئیں خاموش امّاں جاں
آئی صدائے احمدِؐ مُختار ناگہاں
چھوڑا جہانِ فانی کو بنتِ رسولؐ نے
صفِ ماتمی بچھاؤ قضا کی بتولؑ نے

۵

یہ سُنتے ہی وہ رونے لگے دھاڑے مار کر
پھینکیں زمیں پہ ٹوپیاں اپنی اُتار کر
پیرہن کی زیب کو پھر تار تار کر
وا حسرتا کہا کئی باری پُکار کر
مسجد میں جا کے کہنے لگے بابا جان سے
گھر میں چلو کہ اُٹھ گئیں امّاں جہان سے

۶

بیٹوں کو ساتھ لے کے چلے وہ فلک جنابؑ
آئے حرم میں ساتھ جو بادیدۂ پُر آب
زہراؑ کو مُردہ دیکھ کے دل ہو گیا کباب
مُنھ سے ردا اُٹھا کے یہ رو کر کیا خطاب
بی بی علیؑ کو چھوڑ کر دورِ خراب میں
آخر گئیں رسولِؐ خدا کی جناب میں

۷

سُن کر خدا کے شیر سے پُردرد یہ بیاں
برپا تھا حشر خانۂ زہراؑ کے درمیاں
مُنھ پیٹتی تھیں بیٹیاں بہ نالہ و فُغاں
تھا حالِ دلبرانِ علیؑ یوں کہ الاماں
مُردے سے ماں کے دونوں پسر لپٹے جاتے تھے
حیدرؑ اُنھیں ہٹاتے تھے چھاتی لگاتے تھے

۸

ماتم میں گزری بنتِؑ نبیؐ کے جو آدھی رات
میّت کو دے کے غُسل و کفن شاہِؑ خوش صفات
گھر سے جنازہ لے چلے بیٹوں کو لے کے ساتھ
زینبؑ پُکاری مار کے چھاتی پہ دونوں ہاتھ
کیا ہے کہ بیٹیوں سے بھی مُنھ موڑے جاتی ہو
امّاں اکیلے گھر میں ہمیں چھوڑے جاتی ہو

مرثیہ۔(۱۲)

۱

جب کہ بنتِ شہِؐ لولاک نے رحلت پائی
المِ فُرقتِ احمدؐ سے فراغت پائی
دولتِ وصلِ پدر غم کی بدولت پائی
نقد جاں دے کے پیمبرؐ کی زیارت پائی
سیکڑوں دکھ سہے اٹھارہ برس کے سِن میں
خاتمہ جن کا ہوا پچھلے پچھتّر دن میں

۲

گھر میں خاتونِؑ قیامت کے قیامت تھی عیاں
مُنھ پہ رومال رکھے روتے تھے شاہِؑ مرداں
غم سے بے تاب تھے سردارِؑ جوانانِ جناں
اِک طرف زینبؑ و کلثومؑ تھیں مشغولِ فُغاں
شورِ گریہ سے نہ کچھ بات سُنی جاتی تھی
در و دیوار سے رونے کی صدا آتی تھی

۳

دے چُکے جب کہ علیؑ فاطمہؑ کو غُسل و کفن
دی صدا آلِ محمدؐ کو بصد رنج و محن
آؤ اے زینبؑ و کلثومؑ حسینؑ اور حسنؑ
دیکھ لو آخری دیدار تو کرنا شیوَن
چاند سی شکل یہ اب خاک کے اندر ہوگی
حشر تک پھر یہ زیارت نہ میسّر ہوگی

۴

حسنینؑ آ کے سرِ لاش پُکارے امّاں
بچپنے پر نہ کیا رحم ہمارے امّاں
گیسو اُلجھے ہیں اِنھیں کون سنوارے امّاں
دیکھو روتے ہیں کھڑے آپ کے پیارے امّاں
نور چشموں کے لیے آنکھ نہیں کھولتی ہو
کیا خفا ہم سے ہوئی ہو جو نہیں بولتی ہو

۵

کہہ کے یہ لاش سے لپٹے وہ بصد رنج و محن
آئی لاشے سے صدا ہائے حسینؑ ہائے حسنؑ
ہاتھ میّت کے اُٹھے ٹوٹ گئے بندِ کفن
پیار لپٹا کے کیا بچّوں کو اور چوُمے دہن
ماں پسِ مرگ بھی بیٹوں پہ فِدا ہوتی تھی
بیٹے مادر سے نہ ماں اُن سے جُدا ہوتی تھی

۶

ماں سے بیٹوں کو یہ مشکل کیا حیدرؑ نے جُدا
پوچھ کر اشک دلاسہ دیا اور پیار کیا
قابلِ غور ہے اب حال سکینہؑ کا ذرا
کس طرح لاش سے بابا کے چھُٹی وہ دُکھیا
موردِ لُطفِ پدر فاطمہؑ کے لال ہوئے
دونوں رُخسار طمانچوں سے واں لال ہوئے

۷

تھی سکینہؑ سے عجب اُلفتِ ابنِ حیدرؑ
جوشِ اُلفت سے یہ فرماتے تھے حضرتؑ اکثر
ہوئے جس گھر میں رباب اور سکینہؑ کا گزر
مجھ کو محبوب ہے ہر اک مکاں سے وہ گھر
ہائے یاں سینۂ شبّیرؑ پہ جو سوتی تھی
ایک دن لاشۂ سرورؑ پہ کھڑی روتی تھی

۸

پیار کرتے تھے سکینہؑ کو نہایت سرورؑ
وہ بھی سَو جان سے تھی عاشق و شیدائے پدر
رن میں جب دلبرِ زہراؑ کا قلم ہو گیا سر
نِکلیں سیدانیاں خیمے سے کھُلے سر باہر
پیٹتی ہاتھوں سے اپنا سر و سینہ آئی
روتی اور پیٹتی مقتل میں سکینہؑ آئی

مرثیہ۔(۱۳)

۱

بابا کو روتے روتے جو زہراؑ گزر گئیں
غُل پڑ گیا کہ بنتِ نبیؐ کوُچ کر گئیں
فاقوں کے رنج سہہ کے حضورِ پدر گئیں
محبوبِ کبریا کی عزادار مر گئیں
اٹھارویں برس نے یہ آفت دکھائی ہے
آلِ نبیؐ کو چرخ نے لوٹا دُہائی ہے

۲

نوحہ پڑھا جو یاد میں بابا کی صبح و شام
لائے علیؑ کے پاس شکایت یہ خاص و عام
روتی ہیں رات دن جو بتولؑ فلک مُقام
دن بھر کے کام رات کی نیندیں ہوئیں حرام
کتنے ہی اِس سے بڑھ کے بھی مغموم ہوتے ہیں
مرتے ہیں سب کے باپ کہیں یوں بھی روتے ہیں

۳

سُن کر مدینے والوں کا یہ دل شِکن پیام
تھے صابر و حلیم مگر رو دیے امامؑ
جا کر حرم سرا میں سُنائے جو یہ کلام
اِک آہ بھر کے رہ گئیں بنتِ شہِؐ انام
اتنا کہا حضورؐ کچھ اُن کے کبھی نہ تھے
میرے ہی باپ تھے وہ کسی کے نبیؐ نہ تھے

۴

جا کر یہ اُن سے کہیے کہ زہراؑ ہے غم نصیب
رونے سے روکتے ہو نہ روئے گی یہ غریب
وہ چل بسا جو تھا مِرے ہر درد کا طبیب
تم گھر نہ چھوڑو میری ہی رخصت ہے اب قریب
رونا ہے ناگوار تو ٹل جاؤں گی کہیں
بچّوں کو لے کے شب میں نِکل جاؤں گی کہیں

۵

اِس گفتگو کے بعد یہ معمول ہو گیا
تا شام گھر میں رہنے لگیں بنتِ مصطفےٰؐ
روئیں یہاں ضرور مگر گھونٹ کر گلا
پڑھ کر عشاء بقیعے میں آئیں بہ صد بُکا
ماتم بھی ساری رات کیا اور بَین بھی
سب روئے، بیٹیاں بھی حسنؑ بھی حسینؑ بھی

۶

واپس گئیں جو گھر تو ہوئیں صاحبِ فِراش
اُبھرے تصوّرات و خیالاتِ دل خَراش
رِحلت کروں گی مَیں تو جب اُٹھّے گی میری لاش
بچّوں کے ننھے ننھے جگر ہوں گے پاش پاش
سب بیٹیاں بھی بیٹے بھی آنسو بہائیں گے
بکھرائیں گی وہ بال تو یہ خاک اُڑائیں گے

۷

سبطینؑ گھر میں آئے جو بے تاب و بے قرار
اسما سے پوچھنے لگے امّاں کا حالِ زار
وہ بولی نیند آگئی ہے شکرِ کردگار
کھانا تو جلد کھالو کہ بھوکے ہو مَیں نِثار
بولے کہ چین دے گا زمانہ تو کھائیں گے
امّاں ہمیں کھلائیں گی کھانا تو کھائیں گے

۸

یہ سُن کے بے قرار ہوئی وہ جگر فگار
چادر زمیں پہ پھینک کے چِلّائی بار بار
بچّے ہیں اِن کو صبر دے اے میرے کردگار
اب وہ کِھلانے والی کہاں تم پہ مَیں نِثار
پیاروں تمہاری پالنے والی گزر گئیں
کھاؤگے کس کے ہاتھ سے امّاں تو مر گئیں

۹

شیرِ خدا تھے مُضطر و مغموم اک طرف
سر پیٹتی تھیں زینبؑ و کلثومؑ اک طرف
پکڑے تھے دل کو سیّدِؑ مسموم اک طرف
بِسمل تھے خاک پر شہِؑ مظلوم اک طرف
حیدرؑ قریب آئے تو اک خط نظر پڑا
تڑپے کچھ اِس طرح کہ عمامہ اُتر پڑا

۱۰

لکّھا تھا یہ کہ آخری مُجرا قُبول ہو
یا شاہؑ تم وصیِ جنابِ رسولؐ ہو
صدقہ حضورؐ کا میرا مقصد حصول ہو
منھ سے نہ کہہ سکی کہ حزیں و ملول ہو
میری وصیتیں نہ فراموش کیجیو
اوّل یہ ہے کہ آپ مجھے غُسل دیجیو

۱۱

دوئم یہ ہے کہ شب میں جنازہ اُٹھائیو
مُردے کا سایہ بھی نہ کسی کو دکھائیو
یاں تک کہ قبر بھی نہ کسی کو بتائیو
سَو سَو جگہ نشان لحد کا بنائیو
سوئم یہ ہے کہ پاس یتیموں کا کیجیو
شفقت سے بولیو کبھی گھُڑکی نہ دیجیو

۱۲

تحریر کا یہ پاس کیا اُن جناب نے
زہراؑ کو شب میں دفن کیا بوُترابؑ نے
غیروں سے قبر کو بھی چھُپایا جناب نے
پَر کیا عِوض لیا فلکِ بے حجاب نے
یوں زینبِؑ حزیں سے جہاں کی نظر پھری
مادر تو شب کو دفن ہو، وہ ننگے سر پھری

مرثیہ۔(۱۴)

۱
زہراؑ غمِ رسولؐ میں بے اختیار ہیں
غش میں بھی مصطفےؐ کے لیے اشکبار ہیں
آنکھوں سے نیند اُڑ گئی ہے بے قرار ہیں
تبدیلیٔ لباس کہاں سوگوار ہیں
اُٹھّیں نہ یہ، جو بیٹیاں آئیں کھڑی رہیں
اپنی رِدا میں ڈھانپے ہوئے مُنھ پڑی رہیں

۲
اتنا مرض بڑھا کہ لہو تن کا گھٹ گیا
آنکھیں کبھی پھرائیں کبھی دم اُلٹ گیا
رات آتے ہی پہاڑ ہوئی دن تو کٹ گیا
دل زندگی سے جانِ پیمبرؐ کا ہٹ گیا
آہیں جو کیں اذیّتِ بیمار بڑھ گئی
اُس فاقہ کش کی زردیٔ رُخسار بڑھ گئی

۳
حالت کنیزوں کو نظر آئی جو ایک بار
دَم رُک گیا بتولؑ کا ہے وقتِ احتضار
دوڑیں وہ لونڈیاں سوئے مسجد بہ حالِ زار
چاہا علیؑ پہ حال ہو زہراؑ کا آشکار
فارغ نمازِ ظہر سے وہ حق شناس تھے
عاجز تھے بے نیاز تھے بے حد اُداس تھے

۴
مسجد سے گھر کی سمت بہ سُرعت چلے علیؑ
داخل ہوئے مکاں میں جو اللہ کے ولیؑ
دیکھا بہت ہے فرش پہ زہراؑ کو بے کلی
غش آگیا ہے موت کے آثار ہیں جَلی
زانو پہ سر کو رکھ کے صدا دی امامؑ نے
کھولی نہ آنکھ دُخترِ خیرُ الانام نے

۵

جو جو وصیتیں تھیں مُناسب دمِ قضا
فارغ ہر اک سے ہوئیں جب اَشرفُ النّساء
آخر میں کی یہ عرض کہ یا شاہِؑ لا فتا
فرمایئے معاف جو کچھ مجھ سے ہو گلہ
رو کر کہا علیؑ ولی نے بتولؑ سے
حافظ خدا ہے جایئے مِلنے رسولؐ سے

۶

اللہ جانتا ہے رضا مند ہے علیؑ
افسوس آکے موت کسی کی نہیں ٹلی
اور ہوں مَیں عُذر خواہ کہ دل میں ہے بے کلی
مشہور ہے تمہاری غریبی گلی گلی
مخفی نہیں ہے زحمت و محنت جہان میں
فاقے کیے ہیں تم نے علیؑ کے مکان میں

۷

اسما سے بولی اُمّتِ احمدؐ کی پردہ پوش
ہٹ جائیں سب نہ چاہیے اِس دم بُکا کا جوش
کر لوں دُعا خدا سے ابھی ہیں حواس و ہوش
پھر تم کو اختیار ہے جب ہوں گی مَیں خموش
کُھل جائے جب گزر گئی مدّت حیات کی
دینا خبر علیؑ ولی کو وفات کی

۸

پھیلائے ہاتھ جانبِ قبلہ بتولؑ نے
چادر سے مُنھ چھپا لیا اُس دل مَلول نے
خالق سے رازِ دل کہے بنتِ رسولؐ نے
آغوش اپنی کھول دی بابِ قُبول نے
جب ہوگئیں خموش تو اسما نے آہ کی
آواز دے کے چہرے کی جانب نِگاہ کی

۹

زینبؑ سرہانے بیٹھ کے کرنے لگی فغاں
ہے ہے مِری غریب مِری بے نصیب ماں
پہلو شکستہ بے کس و محتاج خستہ جاں
محبوبِ کبریا کی عزادار نوحہ خواں
لوگو بتاؤ جا کے ضریحِ رسولؐ کو
صدموں نے آج جان سے مارا بتولؑ کو

۱۰

کفنایا بعدِ غُسل تو حیدرؑ نے کی فغاں
گزری تھی نصف شب کہ چلا ہادیِٔ جہاں
سب نے کیا وداع جنازہ ہوا رواں
مٹی تھی جس مقام کی تابوت لائے واں
کرتی تھیں جس کو یاد خدا نے وہ گھر دیا
روئے نماز پڑھ کے علیؑ دفن کر دیا

مرثیہ۔(۱۵)

۱

جب خَلق سے وقتِ سفرِ فاطمہؑ آیا
تب زینبؑ و شبّیرؑ کو پاس اپنے بُلایا
روئیں بہت اور بیٹے کو چھاتی سے لگایا
زینبؑ کے دیا ہاتھ میں ہاتھ اور سُنایا
اے زینبِؑ بے کس میری دولت سے خبردار
محبوبِ الٰہی کی امانت سے خبردار

۲

بیٹی اِسے زہراؑ نے بڑے دُکھ سے ہے پالا
یہ روح مِرے جسم کی ہے گیسوؤں والا
سمجھی اِسے آنکھوں کی ضیا گھر کا اُجالا
حُجرے سے کبھی گرم ہَوا میں نہ نِکالا
سوئی ہوں تو پہلے اِسے چھاتی پہ سُلا کر
چِپکی بھی جو پیسی ہے تو گودی میں لِٹا کر

۳

اے لاڈلی اِس لال کا دشمن ہے زمانہ
شبّیرؑ کو میرے نظرِ بد سے بچانا
تکلیف بھی سہہ لیجیو ایذا بھی اُٹھانا
صدقے گئی مادر کی وصیّت نہ بھُلانا
ہر رنج میں اس بھائی کے کام آئیو زینبؑ
جائے یہ جدھر ساتھ چلی جائیو زینبؑ

۴

کچھ سوچ کے بولیں کہ اے زینبِؑ ناچار
اِن باتوں کو میری نہ بھُلانا تو خبردار
یہ کہہ کہ اولاد اگر دے تجھے غفّار
اور ہو مرا شبّیرؑ مصیبت میں گرفتار
اِحسان کیا کرے گی حسینؑ ابنِ علیؑ پر
وہ بولی مَیں صدقے کروں بیٹوں کو اخی پر

۵

زہراؑ نے کہا بس ہے یہی میری تمنّا
لے بیٹی مَیں خوش تجھ سے ہوئی دودھ بھی بخشا
پھر روکے یہ حیدرؑ سے مُخاطب ہوئیں زہراؑ
اب آپ سے ہے یہ سُخن آخری میرا
مَیں قبر میں پھاڑوں گی گریبانِ کفن کو
ایذا نہ ہو کچھ میرے حسینؑ اور حسنؑ کو

۶

مشہور ہے سب خَلق میں یا شیرِ الٰہی
بچّوں کی ہے بِن ماں کے خرابی و تباہی
لو فاطمہؑ تو ہوتی ہے اب خُلد کو راہی
تنہائی مِرے بچّوں کی تقدیر نے چاہی
لپٹائیو سَو بار گلے شام و سحر میں
مَیں قبر میں تڑپوں گی جو یہ روئیں گے گھر میں

۷

پھر روئیں گلے مِل کے بہت بیٹوں سے زہراؑ
فرمایا تمھیں دولھا بنے آہ نہ دیکھا
فضّہ سے کہا قبرِ نبیؐ پر اِنھیں لے جا
روئیں نہ مِرے سامنے یہ، تو اِنھیں بہلا
اے فضّہ کوئی رنج اِنھیں ہونے نہ دینا
پیاروں کو مِرے مُردے پہ بھی رونے نہ دینا

۸

یہ کہہ کے کیا بند درِ حُجرۂ اطہر
سب خورد و کلاں رونے لگے آن کے باہر
آواز سُنی کلمۂ طیّب کی مُکرّر
پھر کچھ نہ صدا آئی کہا سب نے یہ روکر
لو اُٹھ گئی دنیا سے نشانی بھی نبیؐ کی
رِحلت ہوئی بس آج رسولِ عربی کی

مرثیہ۔(۱۶)

۱

تھا یاد میں نبیؐ کی جو زہراؑ کا غیر حال
آنکھوں میں اُٹھتے بیٹھتے آنسو تھے، دل نڈھال
حیدرؑ شریکِ غم تھے اور اطفالِ خورد سال
اِن کے سِوا کسی کو نہ تھا اُن کا کچھ خیال
روتی تھیں سر پٹک کے مزارِ رسولؐ پر
ٹوٹی تھی اک قیامتِ کبریٰ بتولؑ پر

۲

بابا کی یاد میں مجھے دَم بھر نہیں ہے چَین
تڑپوں گی جب تو کس سے رُکے گا یہ شور و شَین
اب مجھ کو اِذن دیجیے اے سرورِ حُسنین
مَیں رات بھر بقیع میں جا کر کروں گی بین
سُن کر علیؑ کی آنکھوں کے ساغر چھلک پڑے
اِس بے بسی کے حال پہ آنسو ٹپک پڑے

۳

اب زیرِ سائبانِ فلک رہ گئیں بتولؑ
ڈر تھا ٹھہر نہ جائے کہیں اوس میں یہ پھول
وہ بادِ تُند وہ گُلِ گلدستۂ رسولؐ
شبنم کے بھیس میں مرضُ المَوت کا نزول
آیا بخار فاطمہؑ بیمار ہو گئیں
بابا کے پاس جانے کو تیار ہو گئیں

۴

بی بی کو غُسل دے کے جو پہنا دیا کفن
بچّوں کو بوترابؑ پُکارے بصد مِحَن
آؤ کہاں ہو زینبؑ و کلثومؑ خستہ تن
پیارے مِرے حسینؑ، دُلارے مِرے حسنؑ
صورت پھر امّاں جان کی اِک بار دیکھ لو
بنتِ نبیؐ کا آخری دیدار دیکھ لو

۵

یہ سُن کے روتے پیٹتے سب آئے نورِ عَین
فضّہ تڑپ گئی وہ کیے بیٹیوں نے بَین
پیٹا حسنؑ نے سر کو مُسلسل یہ شور و شَین
لپٹے جو لاشِ پاک سے غش کھا گئے حسینؑ
مر کر بھی یہ دکھائی کرامت بتولؑ نے
باہیں گلے میں ڈال دیں بنتِ رسولؐ نے

۶

شورِ بُکا میں اور یہ محشر ہوا بپا
روتی تھی کائنات وہ منظر بیاں ہو کیا
باہیں علیؑ نے جھک کے چُھڑائیں بصد بُکا
آیا جو ہوش روکے پُکارا وہ مہ لقا
امّاں حضور چھوڑ کے ہم کو کہاں چلیں
ہم بھی وہیں کو جائیں گے امّاں جہاں چلیں

۷

مُشکل سے لاڈلے کو منا کر ابوترابؑ
تابوت لے کے ہاتھوں پہ تنہا چلے جناب
بچّے بھی ساتھ اور کنیزیں بھی ہم رکاب
سُن لیں نہ غیر، اِس لیے رونے سے اِجتناب
یہ سب تھے ضبطِ گریہ و نوحہ کیے ہوئے
تاریکیاں تھیں رات کی پردہ کیے ہوئے

www.emarsiya.com

۸

وا حسرتا یہ ماں کے جنازے کا احترام
وا غُربتا وہ بیٹیوں کی وارداتِ شام
بازار میں وہ بھیڑِ تماشہ ہجومِ عام
دربار میں اسیروں کے آنے کی دھوم دھام
دُرّہ اُٹھائے شمر جفا پر تُلا ہوا
بازو بندھے ہوئے، سرِ زینبؑ کھُلا ہوا

www.emarsiya.com

مرثیہ۔(۱۷)

۱

اُلفت خدا کے بعد حبیبِؐ خدا کی ہے
مُنصف کے پاس یہ بھی وِلا کبریا کی ہے
پروا نہ آب کی، نہ شکایت غذا کی ہے
ایذا فقط جُدائیِ خیرُالوراؐ کی ہے
آب و غذا کی فِکر نہ سونے کا دھیان ہے
آنکھوں میں شکل باپ کی رونے کا دھیان ہے

www.emarsiya.com

۲

کیا سو رہے ہو قبر میں تنہا جواب دو
چِلّا رہی ہے آپ کے زہراؑ جواب دو
آقا جواب دو، میرے بابا جواب دو
دل مانتا نہیں کہ کروں کیا، جواب دو
بولی مَیں صدقے جاؤں بہت دل مَلول ہوں
آخر بتولؑ ہوں مَیں تمہاری بتولؑ ہوں

۳

آخر وفورِ گریہ سے عاجز ہوئے عرب
حیدرؑ کے پاس رونے کی فریاد لائے سب
کی عرض فاطمہؑ سے کہو اے ولیِّ رب
یا سیّدہؑ تمہاری رعیّت ہے جاں بہ لب
کھانے کا کوئی وقت نہ سونے کا وقت ہے
جو وقت ہے وہ آپ کے رونے کا وقت ہے

۴

ماں باپ نے ہمارے بھی دنیا سے کی قضا
ہم تو نہ ایسا روئے نہ پیٹے نہ کی عزا
فرمایا مرتضیٰؑ نے کہ بتلاؤ تو بھلا
تم میں سے کس کا باپ ہوا ہے رسولؐ سا
الزام کوئی دے نہیں سکتا بتولؑ کو
سمجھاتا ہوں مَیں خیر یتیمِ رسولؐ کو

۵

باہر سے مرتضیٰؑ گئے گھر میں جھکائے سر
مُنھ ڈھانپے رو رہی تھی اکیلی وہ خوش سِیَر
دینے لگے پیامِ عرب شاہؑ بحر و بر
گھبرا کے بولی ہائے کروں کیا مَیں بے پدر
قابُو میں موت ہوئے تو مر جاؤں یا علیؑ
بابا کا سوگ لے کے کدھر جاؤں یا علیؑ

۶

رونے میں اختیار نہیں بے پدر ہوں مَیں
لوگو مجھے نہ ٹوکو کہ خستہ جگر ہوں مَیں
امیدوار موت کی آٹھوں پہر ہوں مَیں
گر شام کو بچی تو چراغِ سحر ہوں مَیں
ماتم ہے غیر کا کہ تمہارے رسولؐ کا
پر تم کو ناگوار ہے رونا بتولؑ کا

۷

حیدرؑ کا اِس بیان سے ٹکڑے ہوا جگر
بیتُ الحُزن بنایا بقیعے میں جلد تر
لکھا ہے ہاتھ تھام کے بیٹوں کا ہر سحر
واں جاکے رویا کرتی تھی دن بھر وہ نوحہ گر
شاہِؑ نجف چراغ جلے گھر سے جاتے تھے
سمجھا کے سوگوارِ پیمبرؐ کو لاتے تھے

۸

اِک دن یہ بولی رات کو ہو جاؤں گی بحال
کل میرے کاروبار میں تم ہوگے خود نڈھال
خدمت کا میرے بچّوں کی ہوگا کسے خیال
نہلا دُھلا دیا کہ پریشاں تھا اِن کا حال
کُرتے بھی دھوئے قوت بھی کل تک کا دے چلی
سہرا نہ دیکھا ایک ہی ارمان لے چلی

مرثیہ۔(۱۸)

۱

مہرِ سپہرِ رفعت و شوکت ہے فاطمہؑ
ماہِ بروجِ صولت و حشمت ہے فاطمہؑ
رونق فروزِ محفلِ عِصمت ہے فاطمہؑ
زینت طرازِ حُجلۂ عفّت ہے فاطمہؑ
وجہِ قبول و آیۂ حُسنِ قبول ہے
مقبولِ بارگاہِ خدا و رسولؐ ہے

۲

جس فاطمہؑ کا پیشِ خدا مرتبہ یہ تھا
افسوس اُس پہ خَلق میں کیا ستم ہوا
لکھا ہے جب جہاں سے اُٹھے ختمِ انبیا
روتی تھی اپنے باپ کو ہر دم وہ مہ لقا
محبوبِؐ کبریا کو کہاں پائے فاطمہؑ
جی جائے گر فراق میں مر جائے فاطمہؑ

۳

بستر پہ قبلہ رُو ہوئی وہ صاحبِ کرم
اور دونوں ہاتھ اُٹھا کے کہا یہ بہ درد و غم
یا ربّ بحقِّ حضرتِ احمدؐ شہِ اُمم
یا ربّ بحقِّ حیدرِؑ کرّار با حشم
اِس دَم دُعا قبول ہو اِس دل مَلول کی
اپنے کرم سے بخش دے اُمّت رسولؐ کی

۴

خالق سے اپنے کر چُکیں اُمّت کی جب دُعا
کلمہ پڑھا زباں سے ہوئے سرد دست و پا
چُپ ہو رہیں فاطمہؑ زہرائے مہ لقا
اسما تب آئیں حُجرے میں دیکھا یہ ماجرا
رُخسار آفتاب سا ہر ایک زرد ہے
پھیلائے پاؤں سوتی ہیں اور جسم سرد ہے

۵

چِلّائی سر کو پیٹ کے وہ غم کی مُبتلا
ہے ہے بتولؑ مر گئیں یہ کیا غضب ہوا
تازہ ہوا پھر آج کے دن داغِ مصطفےٰؐ
رونے سے بیٹیوں کے ہوا حشر اک بپا
مسجد سے مصطفےٰؐ کے وصیؑ کو بلا لیا
اسما نے گھر سے جا کے علیؑ کو بلا لیا

۶

کھولے جنابِ زینبؑ و کلثومؑ نے بھی سر
روئے گلے لگا کے اُنھیں شاہِؑ بحر و بر
رُوحِ جنابِ احمدِؐ مُرسَل تھی نوحہ گر
شبّیرؑ نے حسنؑ سے کہا تب بہ چشمِ تر
روتے ہیں بابا بہنوں کا سر ہے کھُلا ہوا
بتلاؤ بھائی جان یہ امّاں کو کیا ہوا

۷

شبّیرؑ سے حسنؑ نے کہی اُس گھڑی یہ بات
سر پیٹو بھائی خَلق سے امّاں نے کی وفات
بِن ماں کے آہ ہو گئے ہم اے نکو صفات
دنیا سے بھائی جان اُٹھی لذّتِ حیات
ہم کیوں نہ اُن کے بدلے جہاں سے گزر گئے
امّاں تو کوُچ کر گئیں اور ہم نہ مَر گئے

۸

یہ سُن کے پیٹنے لگے شبّیرؑ نیک نام
بولے یہ لے کے گود میں حیدرؑ فلک مقام
لازم ہے تم کو صبر کہ ہے یہ تمہارا کام
دفن و کفن کا اب کرو مادر کے اہتمام
دنیا سے آج اُٹھ گئیں اے ماہ فاطمہؑ
خدمت میں مصطفیٰؐ کی گئیں آہ فاطمہؑ

مرثیہ۔(۱۹)

۱

جب داخلِ بہشت رسولِؐ خدا ہوئے
یعنی جہاں سے راہیِ مُلکِ بقا ہوئے
محزوں و دل مَلول شہِؐ لا فتا
سبطینؑ غم میں نانا کے صَرفِ بُکا ہوئے
صدمہ ہر ایک کو تھا جنابِ رسولؐ کا
پر حال غیر سب سے سِوا تھا بتولؑ کا

۲

گاہے علیؑ سے کہتی تھی رو کر وہ درد ناک
والی نبیؐ کو تم نے سُلایا بہ زیرِ خاک
کیوں کر چھُپایا قبر میں تم نے وہ روئے پاک
ہے ہے پدر ہلاک ہو بیٹی نہ ہو ہلاک
اتنا تو کہتے پائینتی کس کو سُلاؤ گے
پوچھا تو ہوتا فاطمہؑ کو کب بُلاؤ گے

۳

القصّہ رفتہ رفتہ ہوا عارضے کو طول
پھر صاحبِ فراش ہوئی دُخترِ رسولؐ
مریمؑ کو حق نے بھیجا پئے خدمتِ بتولؑ
جبریلؑ نے بھی فرشِ زمیں پر کیا نزول
سب جمع تھے تسلیٔ زہراؑ کے واسطے
لیکن وہ بے قرار تھی بابا کے واسطے

۴

ایک روز جبرئیلؑ نے زہراؑ سے یہ کہا
نزدیک ہے وصال جُدائی کا غم نہ کھا
مُژدہ قضا کا سُنتے ہی سجدہ ادا کیا
بولیں ہزار شکر، مِلا دل کا مُدّعا
سُرخی سی مُردنی کے عِوَض رُخ پہ چھا گئی
جنّت میں جانے کے لیے طاقت بھی آ گئی

۵

زہراؑ کے حالِ یاس پہ سب نے عجب کیا
تیار اپنی موت کا سامان سب کیا
ذکرِ نبیؐ کیا کبھی، گہہ ذکرِ رب کیا
ہنگامِ عصر شیرِ خدا کو طلب کیا
رو کر کہا قریب جُدائی کی رات ہے
لو الوداع، آج ہماری وفات ہے

۶

سُن لو وصیتیں میری اِس وقت یا امامؑ
فضّہ سے میرے بعد عدالت سے لینا کام
ہُشیار فاطمہؑ کی امانت سے صبح و شام
دو بیٹیاں دو بیٹے ہیں بس اور خدا کا نام
مَیں نے بڑے دکھوں سے یہ سب بچّے پالے ہیں
حق کے حوالے تم، یہ تمہارے حوالے ہیں

۷

لے کر بلائیں بیٹی کی زہراؑ نے یہ کہا
روتی تو ہوں، زیادہ نہ زینبؑ مجھے رُلا
کچھ بھائیوں کے سونپنے کا سمجھی مُدّعا
تو اِن کی رونے والی ہے زہراؑ تیرے فِدا
کیا بس مِرا جو مرضیٔ پروردگار ہے
زینبؑ تمام کُنبے کی تو سوگوار ہے

۸

حُجرے میں غُسل کر کے پڑھی آخری نماز
سجدے میں سر جھکا کے کہے اپنے دل کے راز
آوازِ اِرجعی سے کیا حق نے سرفراز
زہراؑ نے اپنے پاؤں کیے قبلے کو دراز
لکھّا ہے بس نماز عِشاء کی ادا ہوئی
اور غُل اُٹھا کہ بنتِ نبیؐ کی قضا ہوئی

مرثیہ۔(۲۰)

۱

ہے چین دور قلبِ رسولِ زمان سے
پر شُکر کر رہے ہیں تحمُّل کی شان سے
اُٹھتی ہے آج مادرِ زہراؑ جہان سے
غم کی صدائیں آنے لگیں آسمان سے
بی بی خدیجہؑ آج جو دنیا سے جاتی ہے
افلاک سے بھی رونے کی آواز آتی ہے

۲

سرکارؐ کے لیے غمِ تازہ ہے سامنے
صدمہ بھی فاطمہؑ کا زیادہ ہے سامنے
بے جان ہائے بی بی خدیجہؑ ہے سامنے
اُس مُحسنہ کا ہائے جنازہ ہے سامنے
صدمے سے ہائے ٹکڑے کلیجے کے ہوتے ہیں
سر کو جُھکائے احمدِؐ مُختار روتے ہیں

٣

فرماتے ہیں رسولؐ جہاں سے گزر گئیں
سہہ سہہ کے ظلم و رنج و تعب کوچ کر گئیں
ہم سائی بن کے مادرِ عیسیٰ کے گھر گئیں
بی بی خدیجہؑ گھر میرا ویران کر گئیں
حملوں سے دُشمنوں کے مجھے تم بچاتی تھیں
مجھ کو بچا کے جسم پہ پتھر بھی کھاتی تھیں

٤

بیٹی پُکاری ہائے ستم ہائے امّاں جاں
کیسے سہوں میں ہجر کا غم ہائے امّاں جاں
تم نے اُٹھائے درد و الم ہائے امّاں جاں
نِکلا ہے جسمِ زار سے دم ہائے امّاں جاں
تم جا رہی ہو قبر بسانے کے واسطے
زہراؑ ہے آج اشک بہانے کے واسطے

٥

غُسل و کفن جو پایا جنازہ خدیجہؑ کا
احمدؐ نے پھر اُٹھایا جنازہ خدیجہؑ کا
مرقد پہ جب کہ آیا جنازہ خدیجہؑ کا
پھر قبر میں لٹایا جنازہ خدیجہؑ کا
اِس محسنہ کو ہائے سُلایا مزار میں
رورو کے پھر جنازہ چُھپایا مزار میں

٦

دیدار آخری مجھے امّاں دکھا کے جاؤ
آواز اپنی اے میری امّاں سُنا کے جاؤ
پھر لَوٹ کر کب آؤ گی امّاں بتا کے جاؤ
دل بے قرار ہے مرا اب رحم کھا کے جاؤ
شفقت دِکھاؤ آپ پہ قُربان جاؤں مَیں
پاس اب بُلاؤ آپ پہ قُربان جاؤں مَیں

۷

کیا حالِ دل ہے مجھ کو سُناؤ پھر ایک بار
بیٹی پہ اپنی رحم تو کھاؤ پھر ایک بار
پھیلا کے ہاتھ مجھ کو بُلاؤ پھر ایک بار
سینے سے اپنے مجھ کو لگاؤ پھر ایک بار
لگتا ہے جیسے تن سے میری جان جاتی ہے
امّاں فلک سے رونے کی آواز آتی ہے

۸

کہتے ہیں مرتضیٰؑ کہ اے ذی شان الوداع
اے دینِ کبریا کی نگہبان الوداع
ہیں دین پر کیے بڑے احسان الوداع
انعام دے گا خالقِ سُبحان الوداع
پالا تھا مجھ کو آپ پہ اِحساں خدا کرے
عُقبیٰ میں اعلیٰ رتبے الٰہی عطا کرے

مرثیہ۔(۲۱)

۱

ماں کا جو سایہ فاطمہؑ کے سر سے اُٹھ گیا
آرام و چین اُس کے مُقدّر سے اُٹھ گیا
ماحول جو خوشی کا تھا وہ گھر سے اُٹھ گیا
گویا قرار بیتِ پیمبرؐ سے اُٹھ گیا
ماں فاطمہؑ کو چاہنے والی جو مر گئی
صدمے اُٹھا اُٹھا کے خدیجہؑ گزر گئی

۲

دنیا سے جب روانہ ہوئیں زوجۂ رسولؐ
رخصت ہوئیں یہ کہتے ہوئے مادرِ بتولؑ
کہنا نبیؐ سے آرزو میری یہ دل ملول
مُردے پہ میرے ڈھانپ دیں اپنی عبا رسولؐ
یوں اوڑھ کر نبیؐ کی عبا فاطمہؑ کی ماں
سائے میں مصطفٰےؐ کے سِدھاریں سوئے جناں

۳

تھی فاطمہؑ کی عمر بہت کم، بہت ہی کم
سِن چار سال کا تھا کہ ٹوٹا یہ کوہِ غم
کہتی تھی اپنے باپ سے روکر یہ دَم بہ دَم
کہیے بچھڑ کے امّاں سے کیسے جئیں گے ہم
صبر و قرار سے ہمیں محروم کر گئیں
زندہ رہیں گے کیسے کہ امّاں تو مر گئیں

۴

ہونے لگی نڈھال جو غم سے وہ دل ملول
ہاتھ اُس کے سر پہ پھیر کے کہنے لگے رسولؐ
مِنجانبِ خدا ہے یہ صدمہ کرو قبول
اِس غم پہ صبر کرنا ہی اِس غم کا ہے اُصول
ہر صدمۂ عظیم پہ آنسو بہانے ہیں
دنیا میں تم کو اور بہت غم اُٹھانے ہیں

۵

تم کو خبر نہیں ہے کہ کم سِن ہو تم ابھی
کیسے بغیر ماں کے گزرتی ہے زندگی
ہمدرد و غم گُسار بھی ہوتا نہیں کوئی
ہر موڑ پر ستاتی ہے رہ رہ کے بے کسی
جب زندگی میں رنج و اَلم یاد آتے ہیں
ہر اک قدم پہ ماں کے کرم یاد آتے ہیں

٦

طے ہو چکا جو غُسل و کفن کا بھی مرحلہ
تیّار ہو گیا جو جنازہ خدیجہؑ کا
بیٹی نے ماں کا آخری دیدار کر لیا
زہراؑ کا غم رسولؐ سے دیکھا نہ جاتا تھا
فرطِ اَلم سے زہراؑ کی حالت بگڑ گئی
اِس کم سِنی میں ماں سے یہ بچّی بچھڑ گئی

مرثیہ۔(۲۲)

۱

اُمُّ البنین مادرِ عبّاسِؑ ذی وقار
رحلت پہ تیری آلِ محمدؐ ہیں اشکبار
مظلومیت پہ تیری ہیں سب کے جگر فگار
سجّادؑ کر رہے ہیں یہی بین بار بار
صدمے اٹھا کے جہاں سے گزر گئیں
پیٹوں سروں کو مادرِ عبّاسؑ مر گئیں

۲

بعدِ بتولؑ تو نے سنبھالا علیؑ کا گھر
بچّوں پہ فاطمہؑ کے محبّت سے کی نظر
مشغول تھی جو خدمتِ زینبؑ میں سر بہ سر
کلثومؑ سے رہی نہیں اِک پل بھی بے خبر
وہ جاں نثارِ زینبؑ بے پر نہیں رہی
وہ سوگوارِ سبطِ پیمبرؐ نہیں رہی

۳

سر پر علیؑ کے زخم لگا جس کے سامنے
ٹکڑے جگر حسنؑ کا ہوا جس کے سامنے
شبّیرؑ سے مدینہ چھُٹا جس کے سامنے
گھر فاطمہؑ کا لوٹا گیا جس کے سامنے
روتی رہی جو فاطمہؑ کے نورِ عَین پر
جس نے نِثار کر دیے بیٹے حسینؑ پر

۴

جس دم سفر مدینے سے شبّیرؑ نے کیا
بی بی نے چار بیٹوں کو بھی ساتھ کر دیا
عبّاسِؑ نامدار سے پھر رو کے یہ کہا
شبّیرؑ کو حصار میں اپنے رکھو سدا
باندھو کمر حفاظتِ سبطِ رسولؐ پر
آنے نہ پائے دھوپ بھی جانِ بتولؑ پر

۵

گر کوئی زخم آئے گا سبطِ رسولؐ پر
مَیں منھ دکھا سکوں گی نہ زہراؑ کو اک نظر
زینبؑ سے اور حسینؑ سے غافل ہوئے اگر
بخشوں گی مَیں نہ دودھ یہ سُن لو مِرے پسر
چھدنے سے پہلے مشک کے شانے کٹاؤ تم
گر مشک چھد گئی تو پلٹ کر نہ آؤ تم

۶

جب کربلا سے شہؑ کی سواری رواں ہوئی
ویراں مدینہ ہو گیا صغراؑ اجڑ گئی
صغراؑ کے پاس رہ گئیں اُمُّ البنین بھی
بیمارِ غم کی جینے کی امید جو نہ تھی
پیشِ نظر جو حقِ امامؑ انام تھا
اُمّ البنیں کو خدمتِ صغراؑ سے کام تھا

۷

جب لُٹ کے آیا قافلۂ شاہؑ تشنہ کام
اُس وقت یہ بشیر سے کہنے لگے امامؑ
جا کر مدینے میں یہ خبر کر با اہتمام
آئے ہیں قیدِ شام سے چھُٹ کر حرم تمام
کرب وبلا میں لُٹ گیا سب گھر اِمامؑ کا
سر کٹ گیا حسینؑ علیہ السلام کا

۸

جس دم سنانی آ کے سنائی بشیر نے
چھیدا دلوں کو برچھی نے گردن کو تیر نے
گریہ کیا ہر ایک کبیر و صغیر نے
پوچھا یہ آ کے زوجِ جنابِ امیرؑ نے
جب قتل فاطمہؑ کے پسر کا ہوا بتا
عبّاسؑ میرا زندہ تھا اُس وقت کیا بتا

۹

رو کر بشیر کہنے لگا تب بہ شور و شَین
عبّاسؑ پہلے قتل ہوئے بعد میں حسینؑ
کاٹا ہے شمر نے سرِ سلطانِؑ مشرقین
لوٹا ہے ظالموں نے دلِ فاطمہؑ کا چَین
غازی کے بعد لُٹ گیا سب گھر بتولؑ کا
حامی کوئی رہا نہیں سبطِ رسولؑ کا

۱۰

اُمّ البنیں کا مرثیہ اس دم پڑھو حسنؔ
آنسوں بہاؤ آنکھوں سے ماتم کرو حسنؔ
گھر فاطمہؑ کا لُٹ گیا رو کر کہو حسنؔ
پرسہ دو ماں کا حضرتِ عبّاسؑ کو حسنؔ
اُمّ البنیں کے غم میں سبھی سوگوار ہیں
مرقد میں اپنے پھر سے علیؑ بے قرار ہیں

مرثیہ۔(۲۳)

۱

سروں کو پیٹو کہ اُمُّ البنین کا غم ہے
صدائے نوحہ و ماتم کا شور پیہم ہے
ملول قلب ہے اور غم سے آنکھ پُر نم ہے
پھر آج آلِ محمدؐ کے گھر میں ماتم ہے
اٹھا کے صدمے جہاں سے گزر گئی ہے ہے
عزیزو، مادرِ عبّاسؑ مر گئی ہے ہے

۲

یتیم صغراؑ کی کرتی رہی جو دلجوئی
نہ ایک روز بھی خدمت میں کی کمی کوئی
جو بعدِ کرب و بلا چَین سے نہیں سوئی
تمام عمر جو غم میں حسینؑ کے روئی
منھ اپنا اشکوں سے دھوتے ہیں سیدِ سجّادؑ
سر اپنا پیٹ کے روتے ہیں سیدِ سجّادؑ

۳

مقامِ گریہ ہے روتے ہیں سارے اہلِ عزا
رہا نہ کوئی بھی عترت کا پوچھنے والا
پھر ایک بار لُٹا آج خانۂ زہراؑ
سروں سے اُٹھ گیا اُمُّ البنین کا سایہ
فراتِ اشک میں پلکیں بھگو گئی زینبؑ
دوبارہ دیکھئے بن ماں کی ہو گئی زینبؑ

۴

یہ قبرِ فاطمہ زہراؑ سے آ رہی ہے صدا
نِثار تجھ پہ میں اے پاسبانِ آلِ عبا
مَیں کس زباں سے کروں شکریہ ادا تیرا
تری وفات سے دل ٹکڑے ہو گیا میرا
لحد میں تیری مصیبت پہ بے قرار ہوں مَیں
تیری وفات کے صدمے سے سوگوار ہوں مَیں

۵

نِثار کر دیے بیٹے حسینؑ پر تونے
خود اپنے حال پہ ہرگز نہ کی نظر تونے
ہر اک فضا میں سنبھالا ہے میرا گھر تونے
حیات اپنی غمِ شہؑ میں کی بَسر تونے
کبھی نہ اپنے کسی نورِ عَین پر روئی
ہر ایک روز تو میرے حسینؑ پر روئی

۶

میرے حسینؑ کی تونے بہت حمایت کی
مِری طرح سے میرے لال سے محبّت کی
ہر ایک گام پہ عبّاسؑ کو نصیحت کی
حفاظتِ شہِؑ مظلوم کی ہدایت کی
ترے سبب سے مِرا نورِ عَین چَین سے تھا
تھا ساتھ غازی تو میرا حسینؑ چَین سے تھا

۷

دلوں پہ شاق ہے اُمُّ البنین کی رحلت
غمِ حسینؑ میں جس کی عجیب تھی حالت
عزا کی بزم میں برپا ہے ہر طرف رقّت
محل ہے پُرسے کا آہ و بُکا میں ہے شدّت
مصیبتوں کی گھٹا ہر طرف سے چھائی ہے
نبیؐ کی آل پہ پھر سے تباہی آئی ہے

۸

یہ بین کرتی تھی رورو کے ثانیٔ زہراؑ
جہاں سے اٹھ گئیں اُمُّ البنین واویلا
رہا نہ کوئی بھی باقی حسنؑ یتیموں کا
دو آج رو کے علمدارِ شاہؑ کو پُرسہ
یہ غم وہ غم ہے کہ سبطِ رسولؐ روتے ہیں
لحد میں اپنی علیؑ و بتولؑ روتے ہیں

مرثیہ۔(۲۴)

۱

جب کربلا سے ہوکے وطن کو حرم پھرے
گِریاں سیاہ پوش بہ صد رنج و غم پھرے
ایک دوسرے سے کہتے ہوئے یہ بَہم پھرے
یوں لَوٹ کر نہ آئے کوئی جیسے ہم پھرے
حُجروں میں سب تو اشکوں سے دامن بِھگوتی تھیں
لیکن ربابؑ صحن میں ہی بیٹھی روتی تھیں

۲

جب بیٹھے بیٹھے دھوپ میں عرصہ گزر گیا
حالت خراب ہوگئی چہرے کا رنگ اُڑا
زینبؑ نے اک دن یہ بڑے درد سے کہا
حُجرے میں چلیے مانیے کہنا امامؑ کا
سائے میں اب بحال کچھ اَوسان کیجیے
یوں دھوپ میں نہ جان کو ہلکان کیجیے

۳

جب سب ہوئے بضِد تو یہ کہنے لگیں ربابؑ
وعدہ کیا ہے روبروئے ابنِ بوترابؑ
سائے میں اب نہ بیٹھوں گی اے آسماں جنابؑ
کس دل سے لاؤں وعدہ خِلافی کی اب مَیں تاب
کیا یہ سُنوں مَیں فاطمہؑ کے نورِ عَین سے
وعدہ وفا نہ کر سکی بانو حسینؑ سے

www.emarsiya.com

۴

جب دھوپ سے اُٹھی نہ ربابِؑ جگر فگار
سمجھا کے لے چلے اُنھیں سجّادِؑ نامدار
رُخ کر کے کربلا کی طرف روئیں زار زار
بولیں کہ وعدہ آپ سے تھا ہوں مَیں شرم سار
مجبور کر دیا مجھے حُکمِ امامؑ نے
رکھ لیجے آبرو مِری اِن سب کے سامنے

www.emarsiya.com

۵

یہ کہتے کہتے ہچکی لگی دم نِکل گیا
سجّادؑ بولے امّاں نے وعدہ وفا کیا
زینبؑ نے رو کے سبطِؑ پیمبرؐ کو دی صدا
آسان کر دو میری بھی مُشکل پئے خدا
میرے بُلانے میں بھی نہ تاخیر اب کرو
اکبرؑ کا واسطہ مجھے جلدی طلب کرو

www.emarsiya.com

۶

زینبؑ کی اِس فُغاں پہ قیامت کا تھا سماں
تھیں بیبیاں ربابؑ کی قسمت پہ نوحہ خواں
اور سر جھکائے روتے تھے سجّادِؑ نیم جاں
آئی صدائے سیّدہؑ کانوں میں نا گہاں
مرقد میں اپنے آج یہ سوئے گی چَین سے
مَیں صدقے اِس نے خوب نباہی حسینؑ سے

مرثیہ۔(۲۵)

۱

بیٹی اسد کی فاطمہؑ لاکھوں تمہیں سلام
ذی شان عالی مرتبہ لاکھوں تمہیں سلام
اے اُمِّ شیرِ کبریا لاکھوں تمہیں سلام
ذی جاہ و ذی سخا لاکھوں تمہیں سلام
سب احترام کرتے ہیں بی بی سلام لو
شیعہ سلام کرتے ہیں بی بی سلام لو

۲

نورِ خدا تھا، اور تھی، آغوشِ فاطمہؑ
حامی وہ دیں کا، اور یہ تھی، دیں کی خادمہ
شیرِ خدا وہ، اور اسد کی یہ دل رُبا
ناصر نبیؐ کے وہ، یہ نگہبانِ مصطفےٰؐ
بے حد عظیم لال تھا اور ماں عظیم تھی
وہ شانِ ذُوالجلال تھا اور ماں عظیم تھی

۳

تھی فاطمہؑ کے دل میں مَوَدّت رسولؐ کی
کرتی تھیں جان و دل سے یہ خدمت رسولؐ کی
منظور فاطمہؑ کو تھی راحت رسولؐ کی
راحت، حفاظت اور فضیلت رسولؐ کی
تیغوں میں اپنے بیٹوں کو لاکر سُلاتی تھیں
دشمن کے خونی حملوں سے اِن کو بچاتی تھیں

۴

جس دم کٹے مدینے میں ہجرت کے چار سال
پھر ہو گیا یہ فاطمہؑ بنتِ اسد کا حال
ہو کر عَلیل آپؑ نقاہت سے تھیں نڈھال
خالق کے پاس پہنچی ہُوا ہائے اِنتقال
احمدؐ حزیں تھے فاطمہؑ بے تاب ہوتی تھیں
میّت کے پاس قلب کو تھامے وہ روتی تھیں

۵

غُسل و کفن کے بعد جو چہرہ دِکھا دیا
تابوت میں جنازے کو لاکر لٹا دیا
کاندھے پہ مصطفیٰؐ و علیؑ نے اُٹھا لیا
لائے لحد پہ اور جنازہ لٹا دیا
دیکھی جو قبر قلب و جگر چاک ہوتے تھے
یہ درد تھا کہ احمدِؐ مُختار روتے تھے

۶

اُترے لحد میں لیٹ گئے مولا مصطفیٰؐ
اُٹھ کر چچی کا اُس میں جنازہ لٹا دیا
اور ڈال دی جنازے پہ پھر دوش سے ردا
بولے خدا کی رحمتیں نازل رہیں سدا
تلقین پڑھ کے شانہ ہلایا مزار میں
رورو کے پھر چچی کو سُلایا مزار میں

۷

کہتے تھے روکے شیرِ خدا، آہ میری ماں
بیٹے سے ہوگئی ہو جُدا آہ میری ماں
آیا پسند مُلکِ بقا آہ میری ماں
بیٹے کو تم نے چھوڑ دیا آہ میری ماں
میری مُصیبتوں پہ نہ رونا مزار میں
اے امّاں جان چَین سے سونا مزار میں

۸

مدحتؔ کی عرض ہے میرے محبوبِؐ کبریا
اے سوگوارِ فاطمہؑ یا شاہِؑ دوسرا
خاتونِ حشر بنتِ نبیؐ بی بی فاطمہؑ
اے غم نشین علیؑ ولی آلِؑ مصطفیٰؐ
اُمّت سے پُرسہ لیجیے یا بارہویں امامؑ
پُرسہ قبول کیجیے یا بارہویں امامؑ

مرثیہ۔(۲۶)

۱

دینِ حق کی زباں ہے بنتِ اسد
بے اماں کی اماں ہے بنتِ اسد
مامتائے جہاں ہے بنتِ اسد
مصطفیٰؐ کی بھی ماں ہے بنتِ اسد
رتبہ اِس کا بلند و بالا ہے
اِس نے دینِ خدا کو پالا ہے

۲

اِس کا فرزند کُلِّ ایماں ہے
یہ نبوت کی بھی رگِ جاں ہے
شیر کی بیٹی شیر کی ماں ہے
دینِ خالق پہ اِس کا احساں ہے
رتبہ عالی مقام ہے اِس کا
بیٹا پہلا امامؑ ہے اِس کا

۳

یہ نبوت بھی اور امامت بھی
تیری ممنون کیوں نہ ہو بی بی
پرورش تو نے کی نبوت کی
رب کی مرضی ہے تیری بھی مرضی
مرکزِ حق جو ذاتِ عالی ہے
تربیت تیری بے مثالی ہے

۴

گھر میں اصلِ اصول کو پالا
آمنہ کے ہے پھول کو پالا
پیار سے دل ملول کو پالا
تو نے رب کے رسولؐ کو پالا
دینِ احمدؐ تری کمائی ہے
شاق دل پر تری جدائی ہے

۵

شعبِ طالب میں وہ ترے فاقے
تونے دن رات تھے کیے فاقے
تجھ سے مانوس ہو گئے فاقے
گھر میں مہماں ترے رہے فاقے
بھوک اور پیاس کی اذیّت تھی
تجھ پہ ہر طرح کی مصیبت تھی

۶

شاق ہے دین پر تِری رحلت
بے کسی میں ہوئی تِری رحلت
غم نبوت کا ہے بنی رحلت
ہائے کیا جلد ہو گئی رحلت
تیرے غم میں وہ جان کھوتے ہیں
تجھ پہ بارہ امامؑ روتے ہیں

۷

سایا تیرا جو اُٹھ گیا بی بی
غم سے حالت تھی غیر مولاؐ کی
شخصیت مرکزی جو تھی تیری
آلِ ہاشم کی تجھ پہ روتی تھی
دل سے سب ہائے ہائے کہتے تھے
سب کی آنکھوں سے آنسو بہتے تھے

۸

غم میں کرتے ہوئے بُکا اُترے
آسماں سے ملائکہ اُترے
پڑھتے جبریلؑ مرثیہ اُترے
قبر میں تیری مصطفیؐ اُترے
رحمتِ حق سے وہ قریب ہوئے
تجھ پہ روئے جو خوش نصیب ہوئے

۹

رونا تجھ پر رسولؐ کو آیا
تیری میّت پہ نوحہ فرمایا
اپنے کرتے میں تجھ کو کفنایا
اپنے ہاتھوں سے تجھ کو دفنایا
پیٹ کر سر کو مرتضیٰؑ روئے
تیری میّت پہ مصطفےؐ روئے

۱۰

کربلا میں حسینؑ کا لیکن
نہ ہوا دفن اے حسنؑ ممکن
تھا قیامت جو حشر کا وہ دن
لاش پر رورہی تھی اِک کمسن
قلبِ زہراؑ کے چین کا لاشہ
بے کفن تھا حسینؑ کا لاشہ

مرثیہ۔(۲۷)

۱

یا بی بی آمنہؑ تمہیں لاکھوں سلام ہوں
اے خاصۂ خدا تمہیں لاکھوں سلام ہوں
اے عالی مرتبہ تمہیں لاکھوں سلام ہوں
یا اُمِّ مصطفےؐ تمہیں لاکھوں سلام ہوں
با احترام کہتے ہیں بی بی سلام لو
شیعہ سلام کہتے ہیں بی بی سلام لو

۲

آغوش میں تمہاری تھے سردارِ انبیاء
خوشبو مہکتی جسم سے، چہرہ تھا پُر ضیاء
ہونٹوں پہ حمد اور تھی قُراں کی صدا
بی بی تمہارا لال ہے پیغمبرِ خدا
رُتبے پہ رُتبہ آپ کا یوں بھی سِوا ہُوا
کتنا بلند آپ کو بیٹا عطا ہُوا

۳

جب سات سال کے ہوئے پیغمبرِؐ خدا
بی بی علیل ہو گئیں اور زور گھٹ گیا
بالیں پہ ہائے آگئی پھر آپ کی قضا
ارض و سماء پہ چھا گئی آلام کی فضا
حور و ملائکہ میں عجب غم بپا ہُوا
ارض و سماء میں آپ کا ماتم بپا ہُوا

۴

سینے میں دم جو گھٹنے لگا وا مصیبتا
رُخ پر پسینہ آنے لگا وا مصیبتا
اور رنگ رُخ بدلنے لگا وا مصیبتا
سینے سے دم نِکلنے لگا وا مصیبتا
اک آہ کر کے آمنہؑ بی بی جو مر گئیں
آئی صدا کہ مادرِ احمدؐ گزر گئیں

۵

مریمؑ نے دی یہ رو کے صدا ہائے آمنہؑ
اور آسیہؑ نے دی یہ ندا ہائے آمنہؑ
سارہؑ بھی کر رہی تھیں بُکا ہائے آمنہؑ
ہر اک کے دل کی یہ تھی صدا ہائے آمنہؑ
حوریں دل اپنا تھام کے آنسو بہاتی تھیں
کہہ کہہ کے ہائے بی بی وہ سب روتی جاتی تھیں

۶

رورو کے مصطفیٰؐ نے کہا ہائے امّاں جاں
بابا کا غم جہاں میں سہا ہائے امّاں جاں
دنیا سے تم نے کوچ کیا ہائے امّاں جاں
کیا یہ مجھ کو داغ دیا ہائے امّاں جاں
کیسے اُٹھاؤں ہجر کا صدمہ جواب دو
امّاں جواب دو مِری امّاں جواب دو

۷

میّت کا غُسل اور کفن جب کہ ہو چُکا
یوں بی بی کا جنازہ بھی تیّار ہو گیا
اُٹھنے لگا جنازہ تو اک حشر تھا بپا
ہر ہاشمی نے مِل کے جنازہ اٹھا لیا
تھا شور سوئے قبر میں جاتی ہیں آمنہؑ
بستی لحد کی آج بساتی ہیں آمنہؑ

۸

سرکارؐ بولے پھر مجھے صورت دِکھاتی جاؤ
آواز اپنی اے میری امّاں سُناتی جاؤ
پھر لَوٹ کر کب آؤ گی امّاں بتاتی جاؤ
اے امّاں جان مجھ کو گلے سے لگاتی جاؤ
امّاں تمہارا ہجر میرا دل دُکھائے گا
نہ چَین آئے گا نہ مجھے چَین آئے گا

ختم شُد

ترتیب و تدوین۔۔۔ وصفی عابدی

التماسِ سورۂ فاتحہ

سید شجاعت حسین عابدی ابنِ سید ثروت حسین عابدی
سیدہ ناطقہ خاتون عابدی بنتِ سید گُل حسن عابدی
سید عطا حسین ابنِ سید احسن علی تقوی
سیدہ کنیز فاطمہ صغرا بنتِ سید صفدر نظر
و جملہ شعرائے اہلِ بیتؑ
و مومنین و مومنات